23 ستمبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

داتا حُضُور کی نصیحتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... محل میں آگ لگ گئی...(داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت)

✿... سُوال کے جواب میں پُوری کتاب لکھ دی

✿... دِینی سُوالات کا جواب دینے میں احتیاط کیجئے!

✿... نظر خالِق کی طرف رکھنے والا مالِک بن جاتا ہے

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مَسْجِد اللہ پاک کا گھر ہے۔ مسجد میں بکثرت آیا کیجئے اور جب بھی مسجد میں حاضِری کی سَعادت ملے، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی لازمی کر لیا کیجئے، بَس ذرا سی توجہ کی ضرورت ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔[1]

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے | سَو درودیں فدا، ہزار سلام
رَبِّ سَلِّم کے کہنے والے پر | جان کے ساتھ ہوں نثار سلام

1 ...جامع صغیر، صفحہ:280، حدیث:4580۔

وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

مُعْجَمِ کَبِیر کی حدیثِ پاک ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2] **پیارے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں، ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، لہٰذا بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً ❁ عِلْمِ دین سیکھنے کی نیت کر لیجئے ❁ خوب توجہ سے بیان سننے کی نیت کیجئے ❁ دورانِ بیان اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قرآنی آیات اور اَحادیث پڑھی جائیں گی، انہیں سننے کی نیت کر لیجئے ❁ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیک لوگوں کا ذِکْر ہو گا اور نیک لوگوں کے ذِکْر کے وقت رحمت اُترتی ہے، یہ رَحْمَت حاصِل کرنے کی نیت کر لیجئے۔ اس کے عِلاوہ بھی حَسْبِ حال اچھی اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:119 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے ہم ایمان والوں کو 2 حکم

---

1 ... ذوقِ نعت، صفحہ:170-171۔

2 ... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:185، حدیث:5942۔

دیئے ہیں: (1): اے ایمان والو! اللہ پاک سے ڈرو (2): اے ایمان والو! سچوں کے ساتھ رہو۔ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے اس آیتِ کریمہ کی جو تفسیر بیان فرمائی، اس کے مطابق اس آیت میں صَادِقِیْن (یعنی سچوں) سے 3 قسم کے لوگ مراد ہیں: (1): صحابۂ کرام (2): عاشقانِ رسول عُلَما اور (3): اولیائے کرام۔ اب آیت کا معنی یُوں بنے گا: اے ایمان والو! صحابہ کے ساتھ رہو، اے ایمان والو! عُلَما کے ساتھ رہو، اے ایمان والو! اولیاءُ اللہ کے ساتھ رہو۔

پھر اس مقام پر ایک اَور بات سمجھنے کی ہے، وہ یہ کہ ساتھ رہنے سے کیا مراد ہے؟ عُموماً کسی کے ساتھ رہنے کے 2 مطلب ہوتے ہیں: (1): جسمانی طَور پر ساتھ رہنا (2): دِلی طَور پر ساتھ رہنا۔ یقیناً جسمانی طَور پر **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قرب حاصِل ہو، عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کی صحبت نصیب ہو جائے، اولیائے کرام کی صحبت نصیب ہو جائے تو بے شک یہ بہت سعادت کی بات ہے مگر آیتِ کریمہ میں صِرْف جسمانی طَور پر ساتھ رہنا مراد نہیں بلکہ اس سے مراد ہے: دِلی طَور پر صحابۂ کرام، عُلَما اور اولیائے کرام کے ساتھ رہنا۔ مقصد یہ ہے کہ اے ایمان والو! صحابہ سے، عُلَما سے، اولیا سے دِلی محبت رکھو، جو عقیدے ان کے ہیں، وہ عقیدے اپناؤ، ان کے جو نظریات ہیں، وہ نظریات اپناؤ، ان کی تعلیمات پر عمل کرو، ان جیسے اَخْلاق اپناؤ، ان جیسا کردار بناؤ، ان کی سیرت سے روشنی حاصِل کرو، ظاہِر میں، باطِن میں ہر اعتبار سے ان سے محبت کرو، یہ پاکیزہ حضرات جس رستے کے مُسَافِر ہیں، تم بھی اس رستے کے مُسَافِر بنو اور جس انداز سے انہوں نے زندگی

گزاری، تم بھی ان سے راہنمائی لو اور اسی انداز سے زِندگی گزارو![1]

مجھے اَوْلیا کی محبت عطا کر | تُو دیوانہ کر غوث کا یااِلٰہی[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ میں ہم ایمان والوں کو جو حکم دیا گیا، آج ہم اس پر عمل کرتے ہوئے اللہ پاک کے ایک سچے بندے، ایک سچے عاشِقِ رسول، ایک سچے ولیٔ کامِل شَیْخُ الْمَشَائِخ، حضرت سید علی بن عثمان یعنی داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی سیرت پاک اور چند نصیحتیں سننے اور انہیں اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے، اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی سچی پکی محبت عطا فرمائے اور ان کی تعلیمات کو عملاً اپنے کردار کا حِصَّہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارُف

❁ داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کم و بیش 400 ہجری کو دُنیا میں تشریف لائے ❁ آپ افغانستان کے ایک علاقے غزنی کے رہنے والے ہیں۔ غزنی کا ایک محلہ ہے: ہجویر۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس محلے میں رہتے تھے، اسی نسبت سے ہجویری کہلائے ❁ داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی، حسینی سید ہیں ❁ آپ ابتداء ہی سے بڑے نیک پارسا، عِبَادت کرنے والے اور عِلْمِ دِین کا بہت شوق رکھنے والے تھے ❁ داتا حضور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے عِلْمِ

---

1 ...تفصیل کے لئے دیکھئے: تفسیر نعیمی، پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:119، جلد:11، صفحہ:123-128۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:106۔

دین سیکھنے کے لئے عراق، شام، لبنان، آذربائیجان، خُراسان اور تُرکِستان وغیرہ کئی ممالک کا سَفَر فرمایا، اس وقت کے بڑے بڑے عُلَما اور صُوفیائے کرام سے عِلْمِ دِیْن سیکھا ❁ تقریباً 34 سال کی عمر مبارک میں اپنے پِیر صاحب شیخ ابو الحسن خُتَّلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حکم سے لاہور تشریف لائے ❁ یہاں نیکی کی دعوت کو عام کیا، دِینِ اسلام کا پیغام پھیلایا، لوگوں کو قرآن و سُنَّت کی تعلیم دی، اپنے اَخلاق سے، کردار سے، کبھی بیانات فرما کر، کبھی کرامات دکھا کر بے شُمار کافِروں کو مسلمان کیا، جو پہلے سے مسلمان تھے، انہیں سُنَّتوں کا پیکر بنایا، کئی عالِم بنائے، کئی لوگوں کو اپنی تربیت میں رکھ کر وِلایَت کے بلند مقامات تک پہنچایا ❁ کم و بیش 30 سال کے عرصے میں آپ نے بَرِّ صغیر میں ایک انقلاب برپا کر دیا ❁ پختہ قول کے مطابق آپ نے 465 ہجری کو اس دُنیا سے پردہ فرمایا ❁ آپ کا مزار مبارک لاہور میں ہے ❁ آپ ہی کی نسبت سے لاہور کو مرکزُ الْاَولیا اور داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔[1]

کیا غرض دَر دَر پھروں میں بھیک لینے کے لئے
ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دِن
ہو مِری اُمّید کا گلشن ہَرا داتا پیا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آزمائش پر صبر و شکر کا انعام

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ اَوْلیائے

---

1 ...تفصیل کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ"۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 534۔

کرام کے مزارات پر حاضِر ہوا کرتے تھے، بالخصوص جب کوئی مشکل پیش آجاتی تو اس مشکل کے حل کے لئے باقاعِدہ اہتمام کے ساتھ مزارات پر جایا کرتے تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں: ایک بار مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو میں حضرت بَایَزِیْدِ بِسْطامی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کے مزار پر حاضِر ہوا تو اس کی برکت سے میری مشکل آسان ہوگئی۔

ایک بار کا واقعہ ہے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کو ایک مشکل پیش آئی، اس بار بھی آپ حضرت بَایَزِیْدِ بِسْطامی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کے مزار پر حاضِر ہوئے مگر اس بار قُدْرت کو کچھ اَور ہی منظور تھا، چنانچہ داتا حُضُور رَحمۃُاللہِعَلَیْہ 3 ماہ تک مزارِ پاک پر حاضِر رہے مگر مشکل حل نہ ہوئی، آخِر آپ خُراسان تشریف لے گئے، خُراسان میں ایک گاؤں تھا، وہاں پہنچے اور رات گزارنے کے لئے ایک خانقاہ میں تشریف لے گئے۔

اس خانقاہ میں رہنے والے لوگ بہت بے ادب قسم کے تھے، انہوں نے داتا حُضُور رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کے ساتھ سخت نازیبا اور توہین والا رویّہ اختیار کیا، خود لذیذ کھانے کھائے اور آپ کو سُوکھی، پھپھوندی لگی ہوئی روٹی دی، مَعَاذَ اللہ! طعنے دیتے اور جَلی کَٹی سُناتے رہے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُاللہِعَلَیْہ باعَمَل اور حُسْنِ اَخْلاق والے تھے، آپ نے اُن بے ادبوں کے اس رویے پر صبر کیا اور انہیں کوئی جواب نہ دیا، داتا حُضُور رَحمۃُاللہِعَلَیْہ فرماتے ہیں: بَس اسی صبر کے صدقے اللہ پاک نے میری مشکل آسان فرمادی۔[1]

اللہ پاک داتا حُضُور رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی صبر و شکر کی دولت نصیب

---

1 ... کشف المحجوب مترجم، صفحہ: 100۔

فرمائے۔ کاش! ہم بھی حُسنِ اَخلاق کے پیکر بن جائیں، لوگوں کے بُرے رویے پر غُصّے ہونے، انتقام کی آگ میں جلنے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے (یعنی بُرائی کے بدلے بُرائی سے پیش آنے) کی بجائے مُعاف کرنا سیکھ لیں۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت | کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا | یااللہ! مری جھولی بھر دے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محل میں آگ لگ گئی (کرامت)

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جب لاہور تشریف لائے تو یہاں آپ نے زیادہ توجہ ایک ہی کام پر فرمائی؛ **اسلام کی تبلیغ کرنا اور اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک کے رستے پر لگانا**، آپ دِن رات پُوری لگن اور ذوق و شوق کے ساتھ یہ فریضہ انجام دیتے رہے، جہاں موقع ملتا، نیکی کی دعوت کے مدنی پھول لٹاتے، کافِروں کو اسلام کی دعوت دیتے اور بے عمل مسلمانوں کو نیک اَعمال کی ترغیب دِلاتے، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوششوں سے لوگ دِیْنِ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے، کافِر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے لگے، مسجدیں آباد ہونا شروع ہو گئیں اور لوگ آپ کی خِدمت میں حاضِر ہو کر عِلْمِ دین سیکھنے لگے۔

اس وقت لاہور کا حاکم کافِر تھا، جب حاکِمِ لاہور کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو وہ سخت غصّے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

ہوا، اس نے فوراً اپنے سپاہیوں کو حکم دیا: جلدی سے اس دَرْوَیش (یعنی داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) کے تبلیغی سلسلے کو ختم کرو اور اسے لاہور سے باہَر نکال دو! حاکم کا حکم سُن کر سپاہیوں کا ایک دستہ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قیام گاہ پر آیا، یہ رات کا وقت تھا، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے خیمے میں تشریف فرما ذِکْر و فِکْر میں مَصْرُوف تھے۔ سپاہیوں نے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حاکِمِ لاہور کا حکم سناتے ہوئے کہا: آپ فوراً یہاں سے چلے جائیں اور آیندہ کبھی یہاں نظر نہ آئیں۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نرمی سے فرمایا: میں تو اللہ پاک کے بندوں تک اللہ پاک کا پیغام پہنچاتا ہوں تا کہ اُن کی آخرت سَنْوَر جائے۔ سپاہی گرج کر بولے: ہم یہ سب نہیں جانتے، حاکِمِ لاہور کا حکم ہے، بس آپ کو یہاں سے جانا ہی ہو گا۔ اب داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جذبۂ ایمانی سے سرشار ہو کر فرمایا: **میں یہاں اللہ پاک کے حکم سے آیا ہوں، اللہ پاک ہی میرا مددگار ہے۔** سپاہی آپ کی یہ بات سُن کر غصّے سے لال پیلے ہو گئے اور بے ادبی کرنے لگے، مَعَاذَ اللہ! انہوں نے آپ کے خیمے مبارک کو آگ لگانے کی کوشش کی مگر الحمد للہ! پُوری کوشش کے باوُجُود بھی یہ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خیمے کو آگ نہ لگا سکے، آخر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ یقیناً یہ کوئی بزرگ ہستی ہیں۔ چنانچہ تھک ہار کر واپس چلے گئے اور حاکِمِ لاہور کو سارا واقعہ سُنا دیا۔

حاکِمِ لاہور کافِر تھا، سپاہیوں کی بات سُن کر مزید غصّے ہوا، اس نے سپاہیوں کو خوب ڈانٹا اور حکم دیا: اس درَوِیش (یعنی داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) کو ہر صُورت یہاں سے نکالو! یہ میرا حکم ہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اچانک محل میں شور برپا ہوا: محل میں آگ لگ گئی، محل میں آگ لگ گئی۔ شور سُن کر سپاہی دوڑے، آگ بجھانے کی کوششیں شروع ہوئیں مگر آگ تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔

یہ مُعَامَلہ دیکھ کر حاکِمِ لاہور کے دِل میں خیال آیا: میرے محل میں اچانک آگ لگ گئی اور اب بجھنے کو بھی نہیں آرہی، ہو نہ ہو یہ میری کسی غلطی کی سزا ہے۔ پھر ساتھ ہی خیال آیا: میں نے اُس دَرْوَیش (یعنی داتا حُضُور رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ) کو تکلیف پہنچائی ہے، شاید اسی وجہ سے میرے محل میں آگ لگ گئی ہے۔ بَس یہ خیال آنا تھا کہ یہ جلدی سے داتا حُضُور رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے قدموں میں حاضِر ہوا، نہایت عاجزی کے ساتھ داتا حُضُور رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے مُعَافِی مانگی۔ ادھر داتا حُضُور رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جا! مُعَاف کیا۔ اُدھر محل کی آگ بجھ گئی۔ داتا حُضُور رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی یہ زِندہ کرامت دیکھ کر حاکِمِ لاہور کا دِل روشن ہو گیا اور اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو | فیض کا دریا بہادو سرورا داتا پیا
مسجدیں آباد ہوں اور سنتیں بھی عام ہوں | فیض کا دریا بہادو سرورا داتا پیا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُوال کے جواب میں پُوری کِتاب لکھ دی

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ الحمد للہ! زبردست عالِمِ دین ہیں اور آپ کے اندر مسلمانوں کی خیر خواہی کا بہت جذبہ تھا، آپ کے ایک رفیق (دوست، ساتھی) ہیں: حضرت ابوسَعِید ہجویری رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ۔ انہوں نے ایک بار داتا حُضُور رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے کچھ سُوالات پوچھے، مثلاً صُوفیائے کرام کے عقائد کیا ہیں؟ دِل میں اللہ

1 ...سوانح عمری حضرت داتا گنج بخش، صفحہ:80۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:533و535۔

پاک کی محبت پیدا کرنے کا طریقہ کیا ہے، اس کی رُکاوٹیں کیا ہیں؟ وغیرہ۔ اپنے مسلمان بھائی کی دِینی اور علمی مدد کرتے ہوئے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سوالوں کے جواب میں پُوری کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوْب لکھ کر ان کی مشکل آسان فرمائی اور آیندہ آنے والے مسلمانوں کے لئے بھی عِلْم و حکمت کا بہترین ذخیرہ جمع فرمادیا۔

❁ کَشْفُ الْمَحْجُوْب بہت زبردست اور لاجواب کتاب ہے ❁ بڑے بڑے صُوفیائے کرام اس کتاب کو باقاعدہ پڑھتے بھی تھے اور اپنے شاگردوں کو پڑھایا بھی کرتے تھے ❁ کَشْف کا معنی ہے: کھولنا اور مَحْجُوْب کا مطلب ہے: پَرْدَے میں رکھی ہوئی چیز۔ گُناہوں کی وجہ سے دِل پر جو میل چڑھتی ہے، صُوفیائے کرام اسے حِجاب کہتے ہیں، یُوں کَشْفُ الْمَحْجُوب کا مطلب بنے گا: دِل کے پردے کھولنے والی کِتَاب ❁ خواجہ نظامُ الدِّیْن اَوْلیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے: جسے پِیرِ کامِل نہ ملتا ہو، وہ کَشْفُ الْمَحْجُوب پڑھ لے، پیرِ کامِل مِل جائے گا۔[1]

کَشْفِ مَحْجُوب ہے فیضِ داتا حُضُور
اس کی عظمت میں بولے یہ خواجہ نِظام
ہے یہ نسخۂ نایاب دِل کے لئے
پیرِ کامِل ملے، بند رَسْتہ کھلے

کَشْفِ مَحْجُوب میں زِندگی کا سرور
ہے یہ رہبر سراپا، کرامت کا نُور
جو پڑھے دِل لگا کر، سمجھ کر اسے
گنج بخشی ہے اس کی یہ ظاہِر ظہور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...فیضانِ داتا علی ہجویری، صفحہ: 58۔

داتا حُضُور اور اچھی اچھی نیتیں

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگوں کی ہر ادا ہی نرالی ہوتی ہے، ان کے مبارک انداز میں ہمارے لئے عِلْم و حِکمت کے بے شُمار مدنی پھول ہوتے ہیں۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** شریف لکھی تو یہ عَظِیْم کتاب لکھنے میں آپ کا جو انداز تھا، اس مبارک انداز میں بھی ہمارے لئے بہترین سبق ہے، چنانچہ خُود دَاتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کے مطابق آپ نے **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** شریف لکھنے سے پہلے 2 اَہَم کام کئے: (1): پہلے آپ نے استخارہ کیا (2): پھر جب استخارے میں یہ اشارہ مِل گیا کہ کِتَاب لکھنا بہتر ہے تو آپ نے اچھی اچھی نیتیں کیں، پھر کتاب لکھنا شروع فرمائی۔

دِینی سُوالات کا جواب دینے میں احتیاط کیجئے!

سُبْحٰنَ اللہ! غور فرمایئے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُوال پوچھا گیا تھا، آپ عالِمِ دِین بھی ہیں، اُس سُوال کا جواب 100 فیصد جانتے بھی تھے، اس کے باوُجُود آپ نے ایسے نہیں کیا کہ جیسے ہی سُوال ہوا؛ بَس جلدی سے جواب لکھ کر روانہ کر دیا۔ آپ نے احتیاط فرمائی، پہلے استخارہ کیا، پھر اچھی اچھی نیتیں کیں، تب سُوال کا جواب لکھا یعنی **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** تحریر فرمائی۔

اب ہم غور کریں؛ ہمارا حال کیا ہوتا ہے؟ ہم سے تو بَس کوئی سُوال پوچھ لے، ہمیں اُس کا جواب آتا ہو یا نہ آتا ہو، جلدی سے جو سمجھ میں آئے بول ڈالتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو سُوال ہم سے پوچھا بھی نہیں جاتا، سُوال پوچھنے والا کسی اَوْر سے پوچھ رہا ہوتا ہے، ہمارے

کانوں میں بس آواز پڑ جاتی ہے اور ہم مُفت میں مُفتی بَن کر جواب شُروع کر دیتے ہیں۔ ✱.. سُوال پوچھنے والے کا مقصد کیا ہے؟ ✱.. سُوال کا دُرست مطلب کیا ہے؟ ✱.. قرآنِ کریم میں اُس سُوال کے بارے میں کیا اَحکام ہیں؟ ✱.. اَحادیث میں اس بارے میں کیا ارشاد ہوا؟ ✱.. عُلَمائے کرام نے اس بارے میں کیا فرمایا؟ ✱.. پھر میں اگر جواب دینے ہی لگا ہوں تو میرے دِل کی حالت کیا ہے؟ ✱.. کہیں یہ جواب دینے میں نَفْس کی خواہش تو شامِل نہیں؟ ✱.. جواب دینے میں میری نیت رِضائے اِلٰہی کی ہے یا نہیں؟ ✱.. کہیں میں رِیاکاری کا شکار تو نہیں ہو رہا؟ ✱.. کہیں میں خُود پسندی کا شِکار تو نہیں ہو رہا؟ یُوں صِرْف ایک سُوال کا جواب دینے میں ہزار پہلو ہیں، جن کے متعلق غور کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن لوگ احتیاط نہیں کرتے۔ سوشل میڈیا پر تبصرے کر رہے ہوتے ہیں، اَنْ پڑھ لوگ قرآن و حدیث کی غلط سلط وضاحتیں کر رہے ہوتے ہیں، قرآنِ کریم اُوپر سے دیکھ کر دُرُست پڑھنا نہیں آتا اور دِینی موضُوعات پر مُنَاظَرے ہو رہے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو ایسی بے باکی کا شِکار ہیں، انہیں ڈر جانا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر عِلْم کے فتویٰ (یعنی دِینی سُوالوں کے جواب) دیتا ہے، اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔[1]

میں بے کار باتوں سے بچ کر ہمیشہ | کروں تیری حمد و ثنا یااِلٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رَہوں کانپتا یااِلٰہی

1 ... جامِع صَغیر، صفحہ: 517، حدیث: 8491۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یااِلٰہی[1]

اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں ایک اور اعتبار سے غور فرمایئے! داتا حُضُور رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے ایک دِینی کتاب لکھنی تھی، اس سے پہلے آپ نے غور فرمایا کہ یہ کتاب لکھنا میری آخرت کے لئے بہتر ہے یا نہیں، لہٰذا آپ نے استخارہ کیا، پھر اچھی اچھی نیتیں کیں، پھر کتاب لکھنا شروع فرمائی۔ اب ہم غور کریں: ہمارا اَنداز کیا ہوتا ہے؟ ❁ ہمارے دِل میں بَس خیال آنے کی دیر ہوتی ہے، جھٹ سے وہ کام کر ڈالتے ہیں ❁ ہمارے ہاں بڑی بڑی عِمارتیں کھڑی کر دی جاتی ہیں ❁ کروڑوں کے کاروبار شروع کر دیئے جاتے ہیں ❁ ہماری زِندگی کے 20، 20 سال سکولوں کالجوں میں گزر جاتے ہیں ❁ لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے ❁ نوکری کرنے میں، اپنا کاروبار کرنے میں ایک عرصہ گزار دیتے ہیں۔ کبھی ہم نے غور کیا: ہم یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ کیا اس میں ہماری کوئی اچھی نیت ہے؟ کیا اس میں ہماری آخرت کا بھلا ہے؟ ❁ کبھی ہم تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کریں، کاغذ قلم لے کر بیٹھ جائیں اور اپنی زِندگی میں جو ہم نے بڑے بڑے کام کئے ہیں مثلاً سکول میں پڑھتے رہے، کالج میں پڑھتے رہے، ڈگریاں حاصِل کیں، گھر بنایا، گاڑی خریدی، یُوں جو بڑے بڑے کام اب تک کر لئے ہیں، ان کی ایک فہرست بنالیں، پھر اُن میں ہر ایک کام کے سامنے صرف یہ لکھتے جائیں کہ یہ کام میں نے کیوں کیا تھا؟ اپنی خواہش سے، دُنیوی

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

فائدے کے لئے کیا تھا یا اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کی نیت تھی؟ یہ چند منٹ کا غور و فِکْر ہمیں ہماری زِندگی کی حقیقت بتا دے گا، ہمیں پتا چل جائے گا کہ ہم بندے ہیں تو کیا بندگی کر بھی رہے ہیں یا بَس نفس کی خواہشات کے پیچھے چلتے جا رہے ہیں؟ ہماری زِندگی کا ایک بڑا حِصَّہ اگر اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہوئے گزر رہا ہے، ہم نے اللہ پاک کی رضا کی طرف توجہ ہی نہیں کی تو بتایئے! بندگی کہاں ہے؟ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ (پارہ:10، سورۂ توبہ، آیت:62)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ و رسول کا حق زائِد تھا کہ اسے راضی کرتے۔

معلوم ہوا: اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصِل کرنا ضروری اور اَہَم ہے۔ مگر آہ! ہم اپنے نفس کو، لوگوں کو راضی کرنے کے چکروں میں رہتے ہیں۔ دیکھئے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے بندے ہیں، آپ اللہ پاک کی رضا کے طلب گار رہتے تھے، ہم بھی تو اللہ پاک کے بندے ہیں، ہم نے بھی تو بندگی کرنی ہے، ہم نے بھی تو اپنے پیارے اللہ پاک کو راضی کرنا ہے۔ آیئے! نیت کرتے ہیں کہ آج سے ہر نیک اور جائِز کام سے پہلے چند سیکنڈ رُک کر اچھی نیتیں ضرور کیا کریں گے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں نیک بننے کا جو نایاب نسخہ عطا فرمایا ہے: 72 نیک اَعْمال۔ اس میں سب سے پہلا نیک عَمَل ہی یہ ہے: **کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائِز کاموں سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کی؟**

یقین کیجئے! اگر ہم صِرْف اس ایک نیک عَمَل کو پُوری طرح اپنی زِندگی میں نافِذ کر

لیں تو ہماری زِندگی کا قبلہ دُرُست ہو جائے۔ اس ایک نیک عمل کو اپنا لینے سے ہمارے 24 گھنٹے نیکیوں میں گزر سکتے ہیں؛ مثلاً ❁ ہم رات کو سونے سے پہلے نیت کر لیں: عِبَادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کے لئے سوتا ہوں، نمازِ فجر باجماعت ادا کروں گا۔ یہ نیت کر کے سو جائیں، ہمارا سونا عبادت میں شُمار ہو گا ❁ صبح اُٹھیں، نمازِ فجر ادا کریں، ناشتہ کرنے سے پہلے نیت کر لیں: عِبَادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کے لئے ناشتہ کرتا ہوں ❁ کام پر جائیں تو نیت کر لیں: اللہ پاک کی رضا کے لئے حلال رِزْق کماؤں گا۔ یُوں ہر نیک اور جائِز کام سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کرتے جائیں، ہمارا ہر جائِز کام نیکیوں میں شُمار ہوتا چلا جائے گا اور ہم زِندگی کا اکثر حِصَّہ نیکیوں میں گزارنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پھر ہم جو بڑے بڑے اور اہم کام کریں، ان سے پہلے استخارہ کی بھی عادَت بنائیں، بہارِ شریعت، حصہ 4 صفحہ: 68 پر استخارہ کرنے کے فضائل اور اس کا طریقہ لکھا ہے، اس کی دُعائیں بھی لکھی ہیں، یہاں سے پڑھ کر یاد کر لیجئے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی بھی ہمیں استخارہ کی سہولت فراہم کرتی ہے، یہ نمبر نوٹ کر لیجئے: 021-34858711۔ اس نمبر پر کال کر کے ہاتھوں ہاتھ استخارہ کروایا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِل کی پاکیزگی نہایت ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی بہت پیاری کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوْب سے عِلْم و حکمت کے چند مدنی پھول چننے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں مگر اس سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنیئے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

نے فرمایا: اَلَا سُن لو! اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً بے شک جسم میں خون کا ایک لو تھڑا ہے، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ جب یہ (خون کا لو تھڑا) ٹھیک ہو جائے تو پُورا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اور جب یہ خراب ہو تو پُورا جسم خراب ہو جاتا ہے اَلَا وَ ھِیَ الْقَلْبُ سُن لو! خون کا یہ لو تھڑا دِل ہے۔[1]

معلوم ہوا اَصْل مَقْصُود دِل کی پاکیزگی اور صَفائی ہے کہ اگر دِل صَاف ہو گیا تو اس کی برکت سے ظاہِر بھی صاف ہو جائے گا۔

دِل کی صَفائی کا طریقۂ کار

دِل کی پاکیزگی کے لئے، باطنی بیماریوں سے شِفَا پانے کے لئے، دِل سے گُنَاہوں کے میل اُتارنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے، آیئے! داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی خِدْمت میں حاضِری دیتے اور اس سُوال کا جواب معلوم کرتے ہیں۔ داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے صِرْف ایک شعر میں دِل کی پاکیزگی کا طریقہ بتایا ہے، فرماتے ہیں:[2]

اِنَّ الصَّفَا صِفَۃُ الصِّدِّیْق | اِنْ اَرَدْتَّ صُوْفِیًا عَلَی التَّحْقِیْق

وضاحت: صاف دِل ہونا اِسْلام کے پہلے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صِدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صِفَّت ہے، اگر سچّے صُوفِی (صاف دِل) بننا چاہتے ہو تو اُن کی سیرت سے راہنمائی حاصِل کرو۔

---

1 ... بخاری، باب بدء الخلق، صفحہ: 824، حدیث: 3208۔
2 ... کشف المحجوب، صفحہ: 54۔

اُمَّت میں سب سے پاکیزہ دِل کون؟

اپنے اس فرمان کی وَضَاحت کرتے ہوئے داتا حُضُور رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: باطِن یعنی دِل کی صَفَائی کے لئے 2 باتیں ضروری ہیں؛ ان میں ایک اَصْل ہے اور دوسری اس کی شاخ ہے، اَصْل یہ ہے کہ دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت پُوری طرح نِکال دی جائے اور شاخ یہ ہے کہ دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کر لیا جائے اور اُمَّت میں یہ دونوں باتیں سب سے زیادہ، پُوری اور کامِل جس ہستی میں پائی جاتی ہیں؛ وہ اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔[1]

یقیناً منبعِ خوفِ خُدا صدیق اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیر الوریٰ صدیقِ اکبر ہیں
عمر سے بھی وہ افضل ہیں، وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مرتضیٰ صدیقِ اکبر ہیں
طبیبِ ہر مریضِ لادَوا صدیقِ اکبر ہیں
غریبوں بے کسوں کا آسرا صدیقِ اکبر ہیں[2]

فرمانِ داتا حُضُور کی مزید وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ویسے دِل کی صَفَائی کا پُورا نصاب ہے، امام غزالی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے اِحْیاءُ الْعُلوم میں اسے تفصیل سے بیان فرمایا ہے، داتا حُضُور رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے بھی کَشْفُ الْمَحْجُوْب میں دِل سے گُنَاہوں کے پردے دُور کرنے کے طریقے ہی بتائے ہیں مگر ان تمام تفصیلات کا خُلاصہ یہی 2 چیزیں ہیں: (1): **ایک اَصْل**؛ یعنی دِل سے غَیْرُ اللہ

1 ...کشف المحجوب، صفحہ: 54۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 565، 566۔

(یعنی ہر وہ چیز جو اللہ پاک سے دُور کرے، اس) کی محبت نِکال دینا۔ جو اللہ پاک سے دُور نہ کرے بلکہ اللہ پاک کے قُرب کا ذریعہ ہو مثلاً ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اولیائے کرام وغیرہ ایسی جگہ انہیں غَیْرُ اللہ نہیں کہا جاتا۔ خیر! دِل کی صَفَائی کے لئے پہلی ضروری چیز ہے: غَیْرُ اللہ کی محبت دِل سے نکالنا اور (2): دوسری چیز ہے: دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کر لینا۔ یہ پہلی چیز ہی کی ایک شاخ ہے۔

یہ دونوں چیزیں اَصْل بنیاد ہیں۔ اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا:

وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸ | ترجمہ کنزالایمان: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہَو رَہو۔

(پارہ:29، سورۂ مزمل:8)

ایک بار ایک شخص نے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسی نصیحت فرمایئے! جس پر عَمَل کرنے سے میں اللہ پاک کا محبوب بندہ بن جاؤں؟ فرمایا: اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّكَ اللہُ دُنیا سے بے رغبتی اختیار کر لو! اللہ پاک تجھ سے محبت فرمائے گا۔[1]

مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان اَشْرَفُ الْمَخْلُوْقَات ہے، سب کچھ اس کے لئے پیدا کیا گیا، اللہ پاک فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا | ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہارے

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب: زُہد، باب: زُہد فِی الدُّنیا، صفحہ: 667، حدیث: 4102۔

(پارہ:1، سورۂ بقرہ:29)	لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے

معلوم ہوا دُنیا کی ہر چیز انسان کے نفع کے لئے پیدا کی گئی۔ اب سُوال یہ ہے کہ انسان بھی کسی کے لئے بنا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب اس آیت میں ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27، سورۂ ذاریات:56)	ترجمہ: اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

گویا فرمایا گیا: اے انسان سب کچھ تیرے لئے اور تُم ہمارے لئے، مخلوق تمہارے لئے اور تُم خالِق کے لئے۔[1]

جانور پیدا کئے ہیں تیری وفا کے واسطے	چاند سورج اور ستاروں کو ضیا کے واسطے
کھیتیاں سر سبز ہیں تیری غذا کے واسطے	یہ جہاں تیرے لئے ہے اور تُو خُدا کے واسطے

معلوم ہوا؛ ہم دُنیا کے لئے نہیں بنے بلکہ دُنیا ہمارے لئے ہے اور ہم کس کے لئے ہیں؟ اللہ پاک کے لئے، اللہ پاک کی عِبادت کے لئے، دِل میں اللہ پاک کی، اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بسانے کے لئے۔ اگر ہم دِل سے دُنیا کو نِکال دیں، غَیرُ اللہ کی محبت دِل سے فنا کر دیں تو کیا ہو گا؟ دِل صاف ہو جائے گا، دِل میں پاکیزگی آئے گی، دِل نُورِ ایمان سے جگمگانے لگے گا، ایمان کی حلاوت اور مٹھاس نصیب ہو جائے گی۔

نظر خالِق کی طرف رکھنے والا مالِک بن جاتا ہے

داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَلْقِ ھَلَکَ وَ مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَالِقِ

---

1 ...مواعِظِ نعیمیہ، صفحہ:58۔

مَلَک جس نے مخلوق کی طرف نگاہ کی وہ ہلاک ہو گیا اور جس نے خالِق کی طرف نِگاہ رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔[1]

صحابیٔ رَسُول کی کرامت

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مشہور صحابیٔ رسول ہیں۔ ایک روز آپ کہیں جا رہے تھے، آپ کا ایک مہمان بھی آپ کے ساتھ تھا، راستے میں ایک جگہ جنگل سے گزر ہوا، وہاں ہرن اور پرندے تھے۔ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے چاہا کہ مہمان کی مہمان نوازی کی جائے۔ چنانچہ آپ نے ہرن اور پرندوں کو پُکار کر فرمایا: اے ہرنیو! اے پرندو! تم میں سے ایک پرندہ اور ایک ہرن میرے پاس آجائے، میں نے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرنی ہے۔

قربان جایئے! صحابیٔ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آواز سُنی تو ایک موٹا تازہ ہرن اور ایک پرندہ گردن جھکائے ادب سے حاضِر خِدْمت ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ شخص بڑا حیران ہوا اَور تعجب کی وجہ سے اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانی ہو رہی ہے؟ کیا تم نے کوئی ایسا بندہ دیکھا ہے کہ جو اپنے رَبّ کی اِطاعت کرتا ہو مگر یہ چیزیں (جو انسان کی خِدْمت کے لئے ہی بنی ہیں یہ) اس کی اطاعت نہ کریں۔[2]

---

1 ... کشف المحجوب، صفحہ 56۔
2 ... جامع کراماتِ اولیا، جلد: 1، صفحہ: 116۔

یہ ہے: مَنْ نَظَرَاِلَی الْخَالِقِ مَلَكَ جس نے خالِق کی طرف نِگاہ رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔ معلوم ہوا دُنیا کی ہر چیز انسان کے لئے بنی ہے، لہٰذا جب انسان اپنے رَبّ کا ہو جاتا ہے تو دُنیا کی ہر چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی دِل سے غَیرُ اللہ کی محبت نکالنے، دُنیا سے پیچھا چھڑانے اور صِرف اللہ پاک اور اس کے محبوب بندوں سے محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

محبت میں اپنی گما یاالٰہی | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں | پلا جام ایسا پلا یاالٰہی[1]

دِل سے غَیرُ اللہ کی محبت نکالنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو فرمایا: مَنْ نَظَرَاِلَی الْخَالِقِ مَلَكَ جس نے خالِق کی طرف نِگاہ رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔

اس فرمانِ عالی شان میں ایک بات ذرا تَوَجُّہ سے سمجھنے کی ہے۔ عُموماً ہمارے ہاں جب تَرْکِ دُنیا کی بات کی جاتی ہے تو ہمارے دِل میں کچھ خدشے پیدا ہوتے ہیں، مثلاً ہم دِل ہی دِل میں سوچ رہے ہوتے ہیں کہ میاں! تَرْکِ دُنیا تو بڑے بڑے اولیا کا کام تھا، ہم جیسے یہ نہیں کر سکتے، ہمارے بچے بھی ہیں، کاروبار بھی ہے، والدین بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی باتیں سوچ کر ہم خود کو تسلی دے لیتے ہیں۔ حالانکہ تَرْکِ دُنیا کی تعلیم قرآنِ کریم نے دی ہے اور ہم داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فرمان سُن چکے کہ دِل سے دُنیا کی محبت نکالے بغیر

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

باطِن کی صَفائی ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا ہمیں دِل سے دُنیا کی محبت نکالنی ہی ہو گی۔

ہاں! یہ جو خدشات ہمارے ذہن میں اُٹھتے ہیں، دِل میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں، ان کا حل تلاش کرنا چاہئے۔ اَصْل میں یہ خدشے دُرُست اسلامی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت نکالنے کا، دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کر لینے کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کاروبار چھوڑ دیں، کام کاج چھوڑ دیں، اپنی اولاد کو بے یار و مدد گار چھوڑ کر ایک کونے میں لگ کر بیٹھ جائیں۔ دِل سے دُنیا کی، غَیْرُ اللہ کی محبت نکال دینے کا دُرُست مطلب ہوتا ہے: دُنیا میں رہنا مگر دُنیا کو دِل میں نہ آنے دینا۔ دیکھئے: داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مَنْ نَظَرَ جس نے نِگاہ کی، جس نے نَظر کی۔ یہ اَصْل نکتے کی بات ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی تَوَجُّہ کا مرکز اللہ پاک کی رِضا کو بنانا ہے۔ ہم اگر قرآنِ کریم کو پڑھیں، سمجھیں تو قرآنِ کریم میں جہاں دُنیا سے بے رغبتی کی ترغیب ہے یا دُنیا سے محبت کی مَذَمَّت کا بیان ہے، ایسے کئی مقامات پر اللہ پاک نے لفظ **اِیْثَار** ذِکر فرمایا ہے۔ مثلاً پارہ:30، سورۂ نازعات، آیت:38 میں سرکشی کرنے والوں کے متعلق فرمایا:

وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ | ترجمہ کنزالایمان: اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی

اس آیت میں لفظ **اٰثَرَ** آیا ہے، یہ اِیْثار سے بنا ہے اور اِیْثار کا معنی ہوتا ہے: ترجیح دینا۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ جو بندہ دُنیا کو آخرت پر ترجیح دے، نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتے ہوئے کفر کا رستہ اختیار کرے، اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔[1]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ نازعات، زیرِ آیت:37-39، جلد:10، صفحہ:531 ماخوذاً۔

مَعْلُوم ہوا دُنیا کو **آخرت پر ترجیح دینا** کافِروں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا لازِم ہے کہ ہم دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دیں بلکہ آخرت کو دُنیا پر ترجیح دیں۔ اب یہ ترجیح کیا ہوتی ہے؟ یہ سمجھنے کے لئے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سنیئے! (1): ایک حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے وہ شخص بہتر نہیں جو آخرت کے لئے دُنیا کو چھوڑ دے، نہ ہی وہ بہتر ہے جو دُنیا کے لئے آخرت کو چھوڑ دے بلکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو دونوں (یعنی دُنیا کو بھی، آخرت کو بھی) اختیار کرے۔[1] (2): ارشاد فرمایا: دُنیا کے لئے اتنا کماؤ جتنا دُنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنا کماؤ جتنا آخرت میں رہنا ہے۔[2]

ان دونوں اَحادیث سے ہمیں ایک اُصُول مل گیا، وہ یہ کہ دُنیا کو چھوڑنا نہیں ہے بلکہ دُنیا کے لئے اُتنا کمانا ہے جتنا دُنیا میں رہنا ہے اور ہم نے دُنیا میں رہنا کتنا ہے؟ ہم جانتے ہی نہیں ہیں، شاید اگلی سانس بھی نصیب نہ ہو۔ اور آخرت میں کتنا رہنا ہے؟ ہمیشہ رہنا ہے، آخرت میں موت نہیں ہے، وہاں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ بَس جتنا دُنیا میں رہنا ہے، اتنا دُنیا کے لئے، جتنا آخرت میں رہنا ہے، اتنا آخرت کے لئے۔ یہی ترجیح ہے۔

اب اسی ترجیح کو ایک اَوْر انداز سے سمجھئے! بہت ساری احادیث میں محبت کے تعلق سے ایک اُصُول بیان ہوا ہے: اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ محبت اللہ کی رضا کے لئے، نفرت اللہ کی رضا کے لئے۔ یعنی ہم جس سے بھی محبت کریں، صِرْف اللہ پاک کی رضا کے

---

1 ... ابنِ عساکر، جلد:12، صفحہ:293۔

2 ... تفسیر روح البیان، پارہ:23، سورۂ صاد، زیرِ آیت:29، جلد:8، صفحہ:29۔

لئے کریں، جس سے بھی نفرت کریں صِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے کریں۔

یہ بھی ایک اُصُول ہے، یہ اُصُول ہمیں بتاتا ہے کہ دِل سے غَیرُ اللہ کی محبت نکالنے کے لئے ہم نے چھوڑنا کچھ نہیں ہے، صِرف اپنا رُخ بدلنا ہے۔ وہ کیسے؟ اس طرح کہ سب سے پہلے ہم اپنی زِندگی کے متعلق غور کریں۔ ہماری زِندگی میں جتنے گُناہوں بھرے کام ہیں، اُن کو یَک دَم چھوڑ دیں اور فوراً توبہ کر لیں۔ اب ہماری زِندگی میں دو طرح کے کام باقی بچیں گے: (1): نیک اَعْمَال (2): مُباح یعنی وہ کام جو نہ گُناہ ہیں، نہ ثواب، البتہ شرعاً جائِز ہیں۔ ان دونوں طرح کے کاموں میں اَلْحُبُّ فِی اللہِ کا قانون نافذ کر دیجئے! مثلاً ❁ ہم کاروبار کرتے ہیں، اس بارے میں غور کیجئے کہ میرا کاروبار گُناہ پر مبنی تو نہیں، اگر گُناہ پر مبنی ہے، مثلاً سُودی کاروبار ہے، تب تو اس سے فوراً توبہ کر لیجئے ❁ اگر گُناہ پر مبنی نہیں ہے تو اس کے لئے صِرف نیت دُرست کر لیں مثلاً یہ نیت کیجئے: اللہ پاک کی رِضا کے لئے، بچوں کی دُرست پرورش کے لئے، والدین کی خدمت کے لئے، اپنے ذِمّے مالی حقوق کی ادائیگی کے لئے حلال رزق کماتا ہوں ❁ اسی طرح اَوْلاد ہے، ان سے محبت کیجئے مگر اس لئے نہیں کہ وہ آپ کی اَوْلاد ہے بلکہ اس لئے کہ شریعت نے اُن سے محبت کا حکم دیا ہے ❁ اسی طرح اپنے تمام مُعَاملات میں "اَلْحُبُّ فِی اللہِ (محبت اللہ کے لئے)" کا قانون نافِذ کرتے جائیے۔

غرض ہم اپنی زِندگی کا صِرف ایک مقصد بنالیں: **مجھے اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنی ہے اور بَس**۔ پھر اپنے ہر کام میں **"اللہ پاک کی رضا ملنے"** کے پہلو تلاش کرتے جائیں، دِل سے رِضَائے اِلٰہی کے حُصُول کی کوشش کرتے جائیں، جو بھی کام کریں، نفس کی خواہش سے نہ کریں، دُنیوی لالچ کے لئے نہ کریں، کسی بھی دُنیوی غرض کے لئے نہ کریں بلکہ ہمارا

ہر کام صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہو، یہی ترجیح ہے۔

یہاں ایک اور بات بھی خیال میں رکھنے کی ہے، وہ یہ کہ جب ہم اپنا رُخ بدلیں گے، ذِہن تبدیل کریں گے، ہر کام میں رِضائے اِلٰہی کی نیت کریں گے تو اس کے تقاضوں پر بھی عمل کرنا پڑے گا، مثلاً ہم دُکان پر ہیں، کام کی بھیڑ ہے، مَصرُوفیت ہے، اُدھر اذان ہو گئی، اب ہمارا اِمتحان ہے، اب پتا چلے گا کہ ہم دُنیوی دولت کے لالچ میں نماز چھوڑتے ہیں یا اللہ پاک کی محبت میں دُنیوی دولت کو چھوڑتے ہیں، اگر تو ہم صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے حلال رزق کمارہے ہیں تو اس کا تقاضا ہے کہ ہم سب کچھ چھوڑ کر مسجد میں پہنچ جائیں۔ یہ ترجیح ہے۔ یہی ترجیح ہم نے اپنے تمام معاملات میں نافِذ کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے آہستہ آہستہ ہمارے دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت ختم ہو جائے گی۔

اس تمام گفتگو کا خُلاصہ نکالیں تو بات پھر نیت کی طرف لوٹ آئے گی یعنی اَوَّل ہم نے تمام گُناہوں سے توبہ کرنی ہے، پھر ہر وہ کام جو شرعاً جائِز ہے، اس کام میں اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنے کی نیت کر لینی ہے، بَس یہ ایک کام اگر ہم پابندی سے کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نَفْس کی خواہشات دَم توڑ جائیں گی، دِل سے دُنیا کی محبت آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے ہمارا دِل پاک ہو جائے گا۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اَعْمال

پیارے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت، آپ کی اعلیٰ سوچ اور علمی مہارت پر قربان جایئے کہ آپ نے اس پُر فتن دَور میں نیک بننے کا جو

نایاب نسخہ عطا فرمایا ہے یعنی 72 نیک اَعْمَال، اس میں سب سے پہلا نیک عَمَل یہ ہے: **کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائِز کاموں سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کی؟**

اگر ہم صِرْف اس ایک نیک عمل کو استقامت کے ساتھ اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے دِل پاک ہو گا، دِل سے دُنیا کی محبت نکلے گی اور اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کا ذِہن بھی بَن ہی جائے گا۔ اب اندازہ لگائیے! یہ 72 میں سے صِرْف ایک نیک عمل پر استقامت کی برکت ہے، اگر ہم پُورے 72 نیک اَعْمَال کو اپنی زِندگی میں نافِذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی؟

نیت کیجئے! ہم 72 نیک اَعْمَال والے دینی کام کو اپنی زندگی میں نافِذ کریں گے۔ اس کے لئے 72 نیک اَعْمَال کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے طَلَب کیجئے، اسے اپنے پاس رکھئے، روزانہ وقت مقرر کر کے اس کے خانے پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروائیے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دُنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے **نیک اَعْمَال** (NaikAmal) موبائل ایپلی کیشن بھی جاری کر دی ہے، یہ ایپلی کیشن ڈاؤنلوڈ کر لیجئے، اس کے ذریعے روزانہ اپنے اَعْمَال کا جائِزہ لیجئے، غور و فِکْر کے ساتھ اس کے خانے پُر کیجئے اور کارکردگی جمع کروائیے۔ یہ ایپلی کیشن خود بھی ڈاؤنلوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

آیئے! نیک اعمال اپنانے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

چھوٹے بچے کا شوقِ عبادت

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی **Special Persons** (سپیشل پرسنز) یعنی گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرتی ہے، ایک بار کراچی کے ایک اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان (**Sign Language**) میں بیان کرتے ہوئے کہا: **جو کثرت سے عِبَادت کرتا اور نوافِل پڑھتا ہے، اللہ پاک اسے پسند فرماتا ہے۔** اس اجتماع میں ایک چھوٹا بچہ اپنے والد صاحب کے ساتھ آیا ہوا تھا، یہ بچہ گونگا تھا، مبلغ اسلامی بھائی کا بیان اس کے دِل پر اَثر کر گیا، چنانچہ بیان کے بعد جب وقفہ آرام ہوا تو رات کو تقریباً 2 بجے دیکھا گیا کہ یہ چھوٹا بچہ نوافِل پڑھنے میں مَصرُوف ہے، اس سے پوچھا گیا کہ اتنی رات گئے نوافِل کیوں پڑھ رہے ہیں، بولا: **میں اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ بننا چاہتا ہوں۔** بعد میں اس چھوٹے بچے کے والِد صاحب نے بتایا: الحمد للہ! میرا بیٹا **نیک اعمال** پر عمل کرتا ہے، پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور اس کی برکت سے سارے گھر والے نمازی بن گئے ہیں۔

مدنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے | قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اب **مدنی انعامات** کو **نیک اعمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”بھاؤ(Price) کم کروانا“ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے اور خریدنے میں آسانی کرے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! کوئی بھی چیز خریدتے وقت قیمت کم کروانا سنّت ہے۔[3]

❁ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بھاؤ(یعنی Price میں کمی) کے لئے حجّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سنّت ہے[4] ❁ ایک بار حضرت سُوَید بن قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کپڑا لے کر مکہ مکرمہ آئے تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے کچھ کپڑے خریدے۔ حضرت سُوَید بن قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فرمان کا خُلاصہ ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے قیمت کم کروائی اور کپڑا خرید فرمایا۔[5] ❁ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کمزور (مثلاً بوڑھے) یا

---

1 ... مشکوٰۃ، کتابُ الْاِیمان، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ... مسند ابی یعلیٰ، جلد:5، صفحہ:195، حدیث:6824 ملتقطاً۔
3 ... مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:304 بتغیر قلیل۔
4 ... فتاوی رضویہ، جلد:17، صفحہ:128۔
5 ... ابو داود، کتاب: البیوع، باب: الرجحان فی الوزن، صفحہ:536، حدیث:3336۔

فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی چیز خریدے تو اس پر آسانی کرتے ہوئے اس سے مہنگی چیز خریدے، یہ نیکی کا کام ہے۔[1] ❁ بعض خریدار ریٹ کم کروانے کے لئے اور دُکاندار ریٹ کم نہ کرنے کے لئے جھوٹ بولتے بلکہ بعض تو جھوٹی قسم بھی کھا لیتے ہیں، یہ گُناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

کاش! ہم خرید و فروخت اور دیگر تمام معاملات میں شریعت کے پیروکار اور سُنَّت کے آئینہ دار بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ

---

1 ...اِحْیَاءُ الْعُلوم مترجم، جلد:2، صفحہ:313 بتغیر قلیل۔

مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر (70) دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَوْلُ البَدِیْع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
4 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

عَنْہ کے درمِیان بِٹھا لِیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

---

1 ...قَوْلُ البَدِیْع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
2 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات 23 ستمبر 2021ء

ہفتہ وار رِسالہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! **ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **کی طرف سے کسی رِسالے کا مطالعہ** کرنے یا آڈیو سُننے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جاتی ہے، آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے "**باباجی اور گھریلو جھگڑے**" کا اِعلان کیا جائے گا، تمام عاشقانِ رسول **مطالعے کی برکات** اور **امیر اہلسنّت کی دُعائیں** لینے کے لیے یہ رسالہ ضرور حاصل فرمائیں۔

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہر ہفتے **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **مدنی چینل** پر براہِ راست ہفتہ وار (Weekly) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کو بھی رات تقریباً **09:30 بجے مدنی چینل پر براہِ راست** (Live) ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوت و نعت سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات بھی عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم

مکتبۃ المدینہ کا اعلان

امام اہلسنّت، سیدی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا "**والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق**" کے عنوان پر لکھا گیا ایک بے مثال اور مختصر رسالہ مکتبۃ المدینہ نے شائع کیا ہے،

---

1 ... تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔

اس رسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے:(❀) میاں بیوی میں سے کس کے حقوق زیادہ ہیں ؟ (❀) کیا سوتیلی ماں کا بھی بیٹے پر کوئی حق ہے ؟ (❀) استاد کے کیا حقوق ہیں؟(❀) ماں باپ میں سے اولاد پر کس کا حق زیادہ ہے ؟ اس کے علاوہ بہت ساری معلومات جاننے کے لیے یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے 115 روپے میں قیمتاً خرید فرمائیں

مدنی قافلوں کے مسافروں کے لیے دُعائے عطار

مولائے کریم!جو کوئی انگریزی ماہ کے **چوتھے جمعے** کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر اِختیار کرے، **اُسے شفاعت فرمانے والے محبوب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم **کی شفاعت بروزِ قیامت نصیب فرما**۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

ہفتہ وار اجتماع میں رات گزارنے والوں کے لیے دُعائے عطار

یا ربِّ کریم!جو اسلامی بھائی مہینے کی چوتھی جمعرات ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رات گزارے اوراِشراق تک ٹھہرا رہے،اُس کو بار بار حج و حاضریٔ مدینہ سے مشرّف فرمااور ایمان و عافیت کے ساتھ زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول

آج سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں ہم "**مصافحہ**" کے موضوع پر سُنیں گے مثلاً(❀) **مُصافحہ میں پہل** کرنے کا ثواب(❀) مُصافحہ کرنے کے **فوائد و ثمرات**(❀) مُصافحہ کرنے سے متعلق آداب واحکام(❀) مُصافحہ کرنے کے طریقے(❀) **گھر سے نکلتے وقت کی دُعا** یاد کروائی جائے گی اور دُعا یاد کروانے کے بعد نیک اعمال کے رسالے سے اجتماعی جائزہ لیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم